سبق – 1

ترانۂ ہندی

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بُلبلیں ہیں اِس کی، یہ گُلِستاں ہمارا

غربت میں ہوں اگر ہم، رہتا ہے دل وطن میں
سمجھو وہیں ہمیں بھی، دل ہو جہاں ہمارا

پربت وہ سب سے اونچا، ہم سایہ آسماں کا
وہ سنتری ہمارا، وہ پاسباں ہمارا

گودی میں کھیلتی ہیں اس کی ہزاروں ندیاں
گُلشن ہے جن کے دَم سے رشکِ جناں ہمارا

اے آبِ رودِ گنگا! وہ دن ہے یاد تجھ کو
اترا ترے کنارے جب کارواں ہمارا

مذہب نہیں سِکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم، وطن ہے ہندوستاں ہمارا

کچھ بات ہے کہ ہستی مٹتی نہیں ہماری
صدیوں رہا ہے دشمن دورِ زماں ہمارا

اقبالؔ کوئی محرَم اپنا نہیں جہاں میں
معلوم کیا کسی کو دردِ نہاں ہمارا

(محمد اقبالؔ)

مشق

1۔ پڑھیے اور سمجھیے:

جہاں	دنیا
گلستاں	باغ، چمن
غُربت	پردیس
پربت	پہاڑ
ہم سایہ	پڑوسی
سنتری	پہرے دار
پاسباں	حفاظت کرنے والا
گُلشن	باغ، چمن
رشک	یہ آرزو کہ جو چیز دوسرے کو حاصل ہے مجھے بھی مل جائے
جِناں	جنّت
آب	پانی
رود	نہر
کارواں	قافلہ
بَیر	دشمنی
ہستی	وجود
زماں	زمانہ

محرَم : رازدار

نِہاں : چھُپا ہوا، پوشیدہ

2۔ سوچیے اور بتائیے:

1۔ شاعر نے بلبلیں اور گلستاں کسے کہا ہے؟

2۔ شاعر نے کس پہاڑ کو آسماں کا ہم سایہ کہا ہے؟

3۔ شاعر نے پہاڑ کو سنتری اور پاسباں کیوں کہا ہے؟

4۔ اقبالؔ نے ہندوستان کو رشکِ جناں کیوں کہا ہے؟

5۔ ”مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا“ اس مصرعے سے کیا سبق ملتا ہے؟

3۔ نیچے دیے ہوئے مصرعوں کو مکمل کیجیے:

1۔ ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ .... ہمارا

2۔ پربت وہ سب سے اونچا .... آسماں کا

3۔ .... ہے جن کے دم سے رشکِ جناں ہمارا

4۔ کچھ بات ہے کہ ہستی مٹتی نہیں ....

5۔ معلوم کیا کسی کو دردِ .... ہمارا

4۔ نیچے دیے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

ہندوستان وطن گنگا کارواں مذہب

5۔ نظم کے مطابق نیچے دیے ہوئے شعر مکمل کیجیے:

غربت میں ہوں اگر ہم، رہتا ہے دل وطن میں ....

.... گُلشن ہے جن کے دَم سے رشکِ جناں ہمارا

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا ....

.... صدیوں رہا ہے دشمن دورِ زماں ہمارا

اقبال کوئی محرم اپنا نہیں جہاں میں ....

6۔ عملی کام:

☆ اس نظم میں اقبالؔ نے وطن سے اپنی محبت اور اپنے وطن کی خوبیوں کا ذکر کیا ہے۔ آپ بھی ہندوستان کی خصوصیات سے متعلق ایک پیراگراف لکھیے۔